مجوزہ خاکہ بہ رائے

پی ایچ ڈی تحقیق

موضوع

جھارکھنڈ کی ہندآریائی زبانیں اوراردو: ایک تقابلی مطالعہ

Jharkhand ki Hind Aryaee Zabane Aur Urdu:

Ek Taqabuli Mutalea.

(2024)

زیرنگرانی:

ڈاکٹر اعجاز احمد

سنیئر اسسٹنٹ پروفیسر

شعبۂ اردو، رانچی یونیورسٹی، رانچی

پیش کردہ:

انجم آرا

(ریسرچ اسکالر)

شعبۂ اردو

دوسری منزل، ہیومنیٹیز بلڈنگ، یونیورسٹی روڈ، مورابادی، رانچی یونی ورسٹی رانچی، 834008 جھارکھنڈ (انڈیا)

موضوع کا تعارف:

State of the Art

میرے تحقیقی مقالے کا عنوان ''جھارکھنڈ کی ہند آریائی زبانیں اور اردو'' ہے۔ یہ اپنی نوعیت کا تحقیقی کام جس کے لیے کوشاں رہی ہوں۔ جھارکھنڈ میں بولی جانے والی جتنی آریائی زبانیں ہیں سبھوں کا تعلق لسانیاتی، صرفی، نحوی اور فعل کی سطح پر اردو سے ہے۔ ان زبانوں کی لفظیات بھی کافی حد تک ملتی جلتی ہیں، جو انہیں اردو اور ہندی سے قریب تر کرتی ہیں۔ سماجیاتی لسانیات کے پس منظر میں دیکھا جائے تو صرف جھارکھنڈ میں نہیں بلکہ پورے برصغیر کی سطح پر اردو زبان کے ساتھ علاقے کی زبان کو مستحکم کرنے کی ضرورت پڑ گئی ہے کہ زبان کو بنیاد بنا کر معاشرے میں منافرت، عداوت اور فرقہ واریت کو ہوا دی جا رہی ہے۔ اسی خیال کے تحت مجھے جھارکھنڈ میں مختلف آریائی زبانوں کے ساتھ اردو کا کیا رشتہ ہے پر تحقیقی کام کرنے کی خواہش پچھلے دو تین برسوں سے رہی ہے۔ اساتذہ کے ساتھ گفت و شنید سے میرے عنوان کو مزید تقویت ملی کہ میں روایتی مضامین اور موضوعات سے ہٹ کر اردو کو دوسری زبانوں کے ساتھ وسعت بخشنے کی کوشش کر رہی ہوں۔ تحقیقی کام کے اس خیال کے بارے میں علم ہوتے ہوئے بھی یکجا نہ ہونے کی وجہ سے ہمارے ذہن میں اس کی یکسانیت ہونے پر شک و شبہ کی گنجائش بھی پیدا ہو رہی تھی۔ مگر میں اپنے اس مقالے میں ان ساری بکھری ہوئی ہند آریائی زبانوں کو یکجا کر کے اس کی مماثلت کو واضح کرنا چاہوں گی۔

جھارکھنڈ کو مختلف زبانوں، رسم و رواج اور ثقافتوں کا سنگم کہا جاتا ہے۔ دراوڑی، آسٹریلیائی اور آریائی زبانوں سے ملا جلا علاقہ بھارت میں شاید ہی کوئی دوسرا علاقہ ہوگا۔ جھارکھنڈ میں بسنے والے مقامی لوگ جو ہند آریائی زبان بولتے ہیں ان کو سادان کہا جاتا ہے۔ راجدھانی رانچی میں قائم قبائلی تحقیقی ادارہ اور میوزیم میں ان کی ثقافت کی جھلک دیکھی جا سکتی ہے۔

جھارکھنڈ ایک نو تشکیل ریاست ہے یہ بہار سے 15/نومبر 2000ء میں الگ ہو کر ہندستان کا چودھواں صوبہ بنا۔ جھارکھنڈ میں چوبیس اضلاع ہیں اور ان میں رانچی شہر کو دارالحکومت ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ جھارکھنڈ کی پہلی سرکاری زبان ہندی ہے اور دوسری سرکاری زبان میں اردو، بنگالی، اڑیہ، انگیکا

، بھوجپوری، بھومیج، ہو، کھڑیہ، کھورٹھا، کرمالی، کوڑخ، مگہی، میتھلی کل سولہ زبانیں شامل ہیں۔ جھارکھنڈ میں تین لسانی خاندان سے تعلق رکھنے والی زبانیں بولی جاتی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) دراوڑی (۲) آسٹریلیائی یا آسٹرک (۳) ہندآریائی

میرے مقالے کا موضوع ''جھارکھنڈ کی ہندآریائی زبانیں اور اردو ہے''۔ اس لیے میں اسی پر زیادہ تفصیل سے ذکر کرنے کی کوشش کروں گی۔ جھارکھنڈ کی ہندآریائی زبانوں میں شامل زبانیں درج ذیل ہیں۔

سنسکرت، اردو، ہندی، بنگلہ، اڑیہ، کرمالی، ناگپوری، (سادری)، پنچ پرگنیا، کھورٹھا، مگہی، میتھلی، انگیکا اور بھوجپوری وغیرہم۔ یہ مقالہ جھارکھنڈ کی ہندآریائی زبانوں کے بنیادی موضوع پر لکھا جائیگا۔۔ جس کا علم ہونا ضروری ہے۔ جھارکھنڈ میں بولی جانے والی ہر بڑی زبان کے لیے معروف ہندآریائی زبان کے ساتھ ایک مربوط ربط پایا جاسکتا ہے۔ اس لیے جھارکھنڈ کی ہندآریائی زبانوں کا تجزیہ کچھ بنیادی مباحث کے ذریعے الگ الگ کی جائے گی۔

اردو

اردو جنوبی ایشیا میں بولی جانے والی ہندآریائی زبان ہے۔ لسانیات اردو اور ہندی کو ہندستانی زبان کی دومختلف لسانی اقسام کے طور پر دیکھتی ہے۔ یعنی دونوں کا بنیادی فرق لفظیات میں ہے۔ بولی جانے والی ہندی اور اردو تلفظ بہت ملتے جلتے ہیں۔ اردو اور ہندی کی قواعد ایک جیسی ہے۔ اردو کے پہلے شاعر مسعود ابن سعد سلمان ہیں تو امیر خسرو اردو اور ہندی دونوں کے شاعر ہیں۔ یہ بنیادی تناظر زبانوں کو قریب کر دیتا ہے۔ گو کہ اردو اور ہندی میں بہت کم ہی تفریق ہے۔ اسی طرح اس علاقہ میں ایک زبان بولی جاتی ہے پنچ پرگنیا۔

پروفیسر کیسری کمار کے مطابق ناگپوری، مگھی، اپ بھرنش سے نکلی ایک زبان ہے اور ناگپوری کی بکھری ہوئی ایک صورت پنچ پرگنیا زبان ہے۔ یہ زبان بنیادی طور پر جھارکھنڈ کے پنچ پرگنیا علاقہ بنڈو، تماڑ، راہے، سوناہاتو اور سلی میں بولی جاتی ہے۔ کرم چند مہتو نے پنچ پرگنیا زبان کو لکھنے کے لیے ''جھارلیپی'' رسم الخط ایجاد کیا۔ جس کی حروف تہجی ۴۲ ہیں۔ پنچ پرگنیا کے ساتھ کھورٹھا بھی ایک ہندآریائی زبان ہے۔

کھورٹھا زبان کی ابتداء اور ارتقاء کے متعلق اے کے جھانے لکھا ہے کہ ''کھورٹھا'' ہندستان کی قدیم

رسم الخط ''کھرسٹھی'' سے تعلق رکھتی ہے۔لفظ کھروسٹھی اپ بھرنش ہوکر کھروٹھ، کھروٹھی پھر کھورٹھا بنا۔کھورٹھا میں کرٹرخ زبان کے لفظ سب سے زیادہ پائے جاتے ہیں۔

ہندی زبان کے آغاز وارتقاء کے سفر کو اسکالرز نے اسے سنسکرت، پالی، پراکرت اور اپ بھرنش کی شکل میں دیکھنے کی کوشش کی ہے۔ہندی زبان کی تاریخ تقریباً ایک ہزار سال پرانی سمجھی جاتی ہے۔سنسکرت زبان ہندستان کی قدیم زبان ہے۔ جسے آریہ زبان یا دیوزبان بھی کہا جاتا ہے۔ہندی کو اس آریائی زبان سنسکرت کا جانشین سمجھا جاتا ہے۔یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ہندی سنسکرت کے بطن سے پیدا ہوئی۔ یہ دیوناگری رسم الخط میں لکھی جاتی ہے۔

پالی، پراکرت اور اپ بھرنش زبانیں بھی ویدک اور سیکولر سنسکرت سے تیار ہوئی۔مختلف جدید آریائی زبانیں علاقائی اپ بھرنش زبانوں سے تیار ہوئی ہیں۔اس طرح سنسکرت تمام ہند آریائی زبانوں کی ماں ہے۔سنسکرت دنیا کی پرانی زبان ہے۔ہندستانی صحیفوں کے علوم اس زبان میں لکھے گئے ہیں۔سنسکرت علم کے اظہار کی زبان ہے۔ہندی، بنگالی، مراٹھی، سندھی، پنجابی وغیرہ جدید ہند ہندستانی زبانیں اسی سے نکلی ہیں۔سنسکرت زبان دیوناگری رسم الخط میں لکھی جاتی ہے۔

ناگپوری زبان کے ابتداء کے بارے میں دانشوروں میں اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔سر ابرہیم جارج گریسین نے اپنی کتاب ''لنگوسٹک سروے آف انڈیا'' میں ناگپوری کو بھوجپوری سے نکلی ایک بولی کہا ہے۔پروفیسر بی پی کیسری نے اپنے ایک مضمون ''ناگپوری بھاشا اور ساہتیہ'' میں مگہی اور میتھلی کی طرح ناگپوری کو بھی ماگدھی اپ بھرنش سے نکلی ایک زبان تسلیم کیا ہے۔ناگپوری کا پہلا شاعر رگھوناتھ وریتی کو مانا جاتا ہے۔اسے دیوناگری یا کیتھی رسم الخط میں لکھی جاتی ہے۔

سینتی کمار چٹرجی اور سکمار سین کے مطابق بنگلہ زبان کی ابتداء دسویں صدی میں ہوئی اور یہ مگدھی پراکرت سے ماخوذ ہے۔یہ ہندستان میں دوسری سب سے زیادہ بولی جانے والی زبان بنگلہ کا رسم الخط براہمی ہے۔

اڑیہ صوبہ اڑیسہ میں بولی جانے والی زبان ہے۔ یہاں کی ریاستی حکومت کی سرکاری زبان بھی ہے۔ایک لسانی خاندان کے طور پر اڑیہ ایک آریائی زبان ہے اور نیپالی، بنگالی، آسامی اور میتھلی سے قریب

تعلق رکھتی ہے۔اڑیہ کا لفظ اڈیشہ کی زبان اور ذات دونوں کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔لیکن حقیقت میں صحیح شکل اڑیہ ہونی چاہئے۔ کچھ اسکالرز کا خیال ہے کہ اس کی تشبیہات کے ارتقاءکو Odisha یا Odraish,Odraishy ہے۔اس کا رسم الخط براہمی ہے۔

کرمالی زبان ماگدھی اپ بھرنش سے نکلی ہے۔اس زبان کا کوئی اپنا رسم الخط نہیں ہے۔اس کو دیو ناگری، بنگالی اوراڑیہ رسم الخط میں لکھا جاتا ہے۔چنڈی داس کو کرمالی زبان کا پہلا شاعر مانا جاتا ہے۔

بھوجپوری زبان کی تاریخ ساتویں صدی سے شروع ہوتی ہے۔بھوجپوری ایک آزاد زبان ہے۔ جس کی ابتداء مگدھی پراکرت سے ہوئی ہے۔ بنگالی ،اڑیہ، آسامی ،مگہی ،میتھلی وغیرہ زبانیں زمانے میں ''کیتھی''، رسم الخط میں لکھی جاتی تھی ابھی اسے ''دیوناگری'' رسم الخط میں لکھی جاتی ہے۔بھوجپوری کے پہلے شاعر سنت کبیر تھے۔

مگہی یا مگدھی زبان ہندستان کے مشرق وسطیٰ میں بولی جانے والی ایک بڑی زبان ہے۔اس کا میتھلی اور بھوجپوری زبانوں سے گہرہ تعلق ہے اوران زبانوں کو اکثر بہاری زبان کے طور پر اکٹھا کیا جاتا ہے ۔یہ دیوناگری یا کیتھی رسم الخط میں لکھی جاتی ہے۔

انگیکا زبان لسانی طور پر بنگالی، آسامی، اڑیہ اور نیپالی سے قریبی تعلق رکھتی ہے۔قدیم انگیکا کی ترقی کے ابتدائی مراحل پراکرت اوراپ بھرنش کی ترقی سے منسوب ہیں۔تقریباً پچاس سے ساٹھ ملین لوگ انگیکا کو اپنی مادری زبان کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔اس کو ہندستان میں ایک ادبی زبان کا درجہ حاصل ہے۔اس کی ادب میں بھرپور تاریخ ہے۔اور آٹھویں صدی کی شاعرہ سارہ کو انگیکا ادب میں اعلیٰ مقام حاصل ہے۔اس کا رسم الخط انگیکا ہی ہے۔

اس کا بنیادی ماخذ سنسکرت زبان ہے۔جس کے الفاظ میتھلی میں ''تتسم''اور''تدبھو'' کی شکل میں استعمال ہوتے ہیں۔ یہ زبان بولنے اور سننے میں بہت دلکش لگتی ہے۔ بنگالی، آسامی اوراڑیہ کے ساتھ اس کی ابتداء مگدھی پراکرت سے ہوئی ہے۔ کچھ حصوں میں یہ بنگلہ سے ملتا جلتا ہے اور کچھ حصوں میں ہندی سے ۔اس کی رسم الخط دیوناگری ہے۔جھارکھنڈ کے تمام ترہند آریائی زبانوں کے ساتھ اردو کے آغاز

وارتقاءمحاورات، افعال اورقواعد کے اصول ونظریات میں مماثلتیں پائی جاتی ہیں۔اردو،قواعد،لفظیات اور افعال کابڑاذخیرہ سنسکرت پالی اور پراکرت کے تدبھواور تتسم کے امتزاج سے بنا ہے۔

مفروضہ (Hypothesis)

میرے تحقیقی مقالے کامفروضہ یہ ہے کہ زبان کے توسط اورتوسل سے نفرت کی دیوار ہٹائی جائے اورمحبت کا پیغام آشکارا کیاجائے تاکہ اردواوردوسری ہندآریائی زبانوں کے درمیان سگی بہنوں کا رشتہ ہے پھرعداوت اورنفرت کیسی۔اردو کارسم الخط،محاورات ومرکبات عربی فارسی اردوترکی سے مستعارتوضرور ہے لیکن فعل، فاعل اورمفعول کے درمیان اتنی مماثلت اورمشابہت ہے کہ تھوڑی سی تبدیلی کے بعدزبان میں یکسانیت آجاتی ہے۔نفرت کی مضبوط دیوارفرقہ پرستوں نے زبان کے رسم الخط کوبنیادبنای ہےتوزبان کے درمیان مشابہت اورمطابقت کوتلاش کرعوام کے درمیان یہ مشہورکیاجاسکتاہے کہ تمام ترہندآریائی زبانیں ایک ہی ماں کی اولادہیں۔اوراردوزبان بھی اسی کے بطن سے نکلی ہے۔جس کالباس عرب وعجم سے وابستہ ہے۔یہ زبان کی فطرت ہےاورخوبصورت اظہارہے نہ کہ اس سے دوری بنائی جائے۔اسی طرح زبانوں کے درمیان عہدبہ عہدارتقاءکی جوروایت ہےاس کواردوکےساتھ دیکھنےکی ضرورت کہ لسانیات کی سطح پربھی اس میں یکسانیت ہے۔زبان کی سطح پرجووہم اورتذبذب ہےاس کے خاتمے کے لیے یہ ضروری ہے کہ قواعد کے ساتھ دوسری زبانوں کوجوڑکرایک تقابلی مطالعہ کیاجائے۔

تحقیق کامسئلہ

Problem To be investigation

تمام طرح دیوناگری رسم الخط میں لکھی گئی مذکورہ زبانوں کی کتابوں کا مطالعہ کرناتحقیق کا سب سے بڑامسئلہ ہے۔اس کے مطالعے سے یہ واضح ہوتاہے کہ جھارکھنڈکی تمام ہندآریائی زبانیں اپنے معمول کی سطح پرکیسے یکساں ہیں۔ان زبانوں میں شامل سبھی زبانوں کی سماجی اورجغرافیائی تاریخ بھی یکساں ہیں۔سبھی زبانیں کس طرح سے آپس میں ایک دوسرے سے مماثلتیں رکھتی ہیں۔جھارکھنڈکی ہندآریائی زبانیں اپنے اپنے رسم الخط میں بکھرے ہوئے ہیں۔مگرمیں اپنے اس مقالے میں ان سب کویکجاکرکے اس کی بنیادی

سطحوں کی یکسانیت کو پیش کروں گی تا کہ مستقبل میں اسکالروں کے لئے سہولت فراہم ہو سکے۔

میرا یہ مقالہ کہنے کو تو اشاریہ ہوگا مگر پھر بھی اس کے ذریعہ ہماری مشترکہ زبانوں کے مشترکہ پہلوؤں پر مکمل روشنی ڈالی جائے گی۔ مجوزہ کام موجودہ کام سے کیسے مختلف اور منفرد ہوگا۔ میری معلومات کے مطابق اس موضوع پر کہیں بھی کوئی تحقیقی مقالہ نہیں لکھا گیا ہے۔ جھارکھنڈ میں اردو شعرو ادب کے حوالے سے بہت کام ہوئے ہیں، کچھ کام ناگپوری شعرو ادب کے تقابلی مطالعے پر بھی ہوئے ہیں۔ مگر کوئی ایسا تحقیقی مقالہ منظر عام پر نہیں آیا ہے جس میں جھارکھنڈ میں بولی جانے والی تمام ہند آریائی زبانوں کا تجزیہ پیش کیا گیا ہو اور اردو زبان سے ان زبانوں کے مماثلت کا تقابلی اور تجزیاتی مطالعہ کیا گیا ہو۔

تذکروں سے باہر اردو اور دوسرے رسم الخط میں جھارکھنڈ کی ہند آریائی زبانوں جو کتابیں ہیں اس کی فہرست سازی ہونی چاہئے اسے اشاریے سے سب کی یکسانیت کے پہلوعیاں ہو۔

تحقیق اور ترغیب کا مقصد

Objective of the Investigation and Motivation

کچھ تنقید نگاروں اور تحقیق کاروں کو چھوڑ کر اردو زبان و ادب پر اس انداز کے کام نہ ہندستان میں اور نہ ہی پاکستان میں دیکھنے کو ملا۔ دتحقیق کاروں کی ذہنیت تنگ نظری کی شکار ہوگئی ہے۔ بڑے بڑے لوگ مطلب پرستی اور ابن الوقتی سے کام لیکر صرف میر، غالب، اقبال، فیض، پریم چند، راجندر سنگھ بیدی، کرشن چندر، منٹو اور عصمت چغتائی وغیرہ پر پی ایچ ڈی کرا رہے ہیں۔ جس موضوع پر دس پندرہ پی ایچ ڈی ہوگئی ہے اسی پر لوگ سرقہ بازی کرتے ہیں۔ یہ افسوس ناک مقام ہے اور اردو زبان و ادب کا بڑا المیہ ہے اسی وجہ سے اردو ادب دم توڑتا ہوا نظر آ رہا ہے۔ ایسے میں میرا کام ریسرچ اسکالر کو ترغیب بخشے گا۔

ریسرچ ڈیزائن اور طریقہ کار

Research Design and Methodology

تقابلی مطالعے کے طریقہ کار کو اپنایا جائے گا اور مختلف زبانوں کے درمیان جو لفظیات، افعال

وغیرہم میں کی مماثلتیں ہیں اس کی فہرست سازی کی جائے گی۔

مطالعہ کی اہمیت

Significance of the Study

اس مقالے کی کتابی صورت میں آنے کے بعد یہ واضح ہو کہ اردو اسی خاندان سے ہے جس خاندان سے مذکورہ زبانیں ہیں۔ اردو رسم الخط کے ساتھ یہ کتاب ناگری رسم الخط میں بھی منظر عام پر آئے گی جس سے عوام کے درمیان اس کی اہمیت معنویت، اہمیت اور افادیت کا اندازہ ہو پائے گا۔

موجودہ دور کے مسائل سے اس کی مطابقت معاشرے کی ضرورت ھے

Its Relevance to the present day problems need of the society

یہ اپنی نوعیت کا تحقیقی کام   جس کے لیے کوشاں رہی ہوں۔ جھارکھنڈ میں بولی جانے والی جتنی آریائی زبانیں ہیں سبھوں کا تعلق لسانیاتی، صرفی، نحوی اور فعل کی سطح پر اردو سے ہے۔ان زبانوں کی لفظیات بھی کافی حد تک ملتی جلتی ہیں، جو انہیں اردو اور ہندی سے قریب تر کرتی ہیں۔سماجیاتی لسانیات کے پس منظر میں دیکھا جائے تو صرف جھارکھنڈ میں نہیں بلکہ پورے برصغیر کی سطح پر اردو زبان کے ساتھ علاقے کی زبان کو مستحکم کرنے کی ضرورت پڑ گئی ہے کہ زبان کو بنیاد بنا کر معاشرے میں منافرت، عداوت اور فرقہ واریت کو ہوا دی جارہی ہے۔اسی خیال کے تحت مجھے جھارکھنڈ میں مختلف آریائی زبانوں کے ساتھ اردو کا کیا رشتہ ہے پر تحقیقی کام کرنے کی خواہش پچھلے دو تین برسوں سے رہی ہے۔

مواد کی فراھمی کے وسائل

Tools To be Used in the Collection of Data

(۱)   اپنے موضوع سے متعلق اساتذۂ کرام سے مشورہ

(۲)   ہندستان کے مختلف مرکزی اور صوبائی جامعات کے کتب خانوں سے مواد کی فراہمی میں خصوصی

طور پر کیٹلا گنگ کا مشاہدہ

(۳) اردو ہندی اور انگریزی ٹائپ کے ذریعہ آن لائن نیٹ ورکنگ سائٹ سے مود کی دستیابی

(۴) متعلقہ موضوع کی کتابوں کی حوصلیابی

(۵) مختلف رسائل وجرائد سے استفادہ

(۶) دیگر محققین سے بات چیت اور انٹرویو

(۷) ریختہ کے ذریعہ

(۸) جمع کردہ متن کا تجزیہ اور تقابلی مطالعہ

موجوزہ ابواب بندی

Tentative Chapter Scheme

مجوزہ موضوع کی درجہ بندی پانچ ابواب پر مشتمل ہوگی جس کی تفصیل درجہ ذیل ہے

باب اول: جھارکھنڈ کا تاریخی، سماجی اور جغرافیائی پس منظر

باب دوم: ہند آریائی زبانوں کی تاریخ اور جھارکھنڈ کی ہند آریائی زبانیں

باب سوم: جھارکھنڈ کی مختلف ہند آریائی زبانوں کے مابین مماثلت

باب چہارم: محاورات کے درمیان مماثلت

باب پنجم: جھارکھنڈ کی ہند آریائی زبانوں میں عربی، فارسی اور اردو کی لفظیات

حاصل مطالعہ:

مستقبل کا کام

Future Work

اس تحقیق سے لوگ مستقبل میں یہ کوشش کریں گے کہ بڑے پروجیکٹ ورک کیسے کیا جائے گا۔

کتابیات

Bibliography

(۱) ناگپوری بھاشا اور ساہتیہ — ڈاکٹر بی۔ پی کیسری

(۲) ناگپوری بھاشا — ڈاکٹر سرون کمار گوسوامی

(۳) ناگپوری بھاشا: ادبھو اور وکاس: — جی۔ پی کیسری

(۴) مگہی بھاشا — ڈاکٹر سمپتی آریائی

(۵) جھارکھنڈ کے سادان — ڈاکٹر بی پی کیسری

(۶) میتھلی بھاشا کا وکاس — ڈاکٹر گوند جھا

(۷) کھورٹھا بھاشا اور ساہتیہ — ڈاکٹر بی۔ این اوہدار

(۸) بنگلہ ساہتیہ اتیہاس — سکمار سین

(۹) کرمالی ویاکرن — شیام سندر مہتو

(۱۰) پنچ پرگنیا لوک گیت — امبیکا

(۱۱) ناگ ونشالی — بینی رام مہتا

(۱۲) کھورٹھا (رسالہ) — شری نواس پوری

پیش کردہ

انجم آرا

زیر نگرانی

ڈاکٹر اعجاز احمد

سنیئر اسسٹنٹ پروفیسر

شعبۂ اردو، رانچی یونیورسٹی، رانچی

Proposed Synopsis for Ph.D Research

University Department of Urdu, Ranchi University, Ranchi

جھارکھنڈ کی ہندآریائی زبانیں اوراردو:ایک تقابلی مطالعہ

Topic

Jharkhand ki Hind Aryaee Zabane Aur Urdu:

Ek Taqabuli Mutalea.

(2024)

Under the Supervision of:

Dr. Ajaz Ahmed

Senior Assistant Professor

University Department of Urdu

Ranchi University, Ranchi

Submitted by:

Anjum Ara

(Research Scholar)

Department of Urdu

2nd Floor, Hammunities Building, University Road,

Morabadi, Ranchi University Ranchi, 834008- Jharkhand (India)